33790 ـ مقتدی کی نماز میں امام کے ساتھ حالتیں

سوال

ہم دیکھتے ہیں کہ بعض مقتدی نماز میں امام کی متابعت کرنے سے لیٹ ہو جاتے ہیں، اور بعض مقتدی مثلا سجدہ یا رکوع میں بعض اوقات امام سے آگے نکل جاتے ہیں، گزارش ہے کہ آپ امام سے آگے نکلنے یا لیٹ ہونے کا حکم بیان کریں، ہو سکتا ہے اللہ تعالی ہمیں اس سے نفع دے.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

شیخ محمد ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی الشرح الممتع میں کہتے ہیں:

مقتدی کی امام کے ساتھ چار حالتیں ہیں:

1 ـ امام سے آگے نکل جانا.

2 ـ امام سے پیچھے رہ جانا.

3 ـ امام کی موافقت کرنا.

4 ـ امام کی متابعت کرنا.

پہلی حالت:

امام سے آگے نکل جانا:

نماز کے کسی رکن میں مقتدی امام سے آگے نکل جائے مثلا امام سے قبل سجدہ کر لے، یا پھر امام سے قبل سجدہ سے اٹھ جائے، یا رکوع میں پہلے چلا جائے، یا پہلے رکوع سے اٹھ جائے، یہ حرام ہے، اس کی دلیل مندرجہ ذیل فرمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

" تم رکوع اس وقت مت کرو جب تك وہ رکوع نہ کرے، اور سجدہ اس وقت نہ کرو جب تك وہ سجدہ نہ کرے "

اور نہی میں اصل حرمت ہے، بلکہ اگر کوئی کہنے والا یہ کہے: یہ کبیرہ گناہ ہے، تو کوئی بعید نہیں؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" کیا امام سے پہلے سر اٹھانے والا اس سے نہیں ڈرتا کہ کہیں اللہ تعالی اس کا سر گدھے کے سر میں تبدیل کر دے، یا اس کی صورت گدھے کی صورت میں تبدیل کر دے "

یہ وعید ہے، اور وعید کبیرہ گناہ ہونے کی علامت ہے.

امام سے سبقت لے جانے والے شخص کی نماز کا حکم:

جب مقتدی یاد اور علم کی حالت میں امام سے آگے بڑھ جائے تو اس کی نماز باطل ہے، اور اگر جاہل ہو یا بھول جائے تو اس کی نماز صحیح ہے، لیکن اگر امام کو پالینے سے قبل اس کا عذر زائل ہو جائے تو اس پر واپس پلٹنا لازم ہے تا کہ جس میں اس نے امام سے سبقت کی اسے دوبارہ کر لے، اور اگر یاد ہوتے ہوئے علم رکھتے ہوئے بھی اسے نہ کرے تو اس کی نماز باطل ہے، وگرنہ نہیں.

دوسری حالت:

امام سے پیچھے رہنا:

امام سے پیچھے رہنے کی دو قسمیں ہیں:

1 ـ کسی عذر کی بنا پر پیچھے رہنا.

2 ـ بغیر کسی عذر کے پیچھے رہنا.

پہلی قسم:

کسی عذر کی بنا پر ہو تو وہ جس میں پیچھے رہا ہے اسے ادا کرے، اور اس میں امام کی متابعت کرے اوراس پر کوئی حرج نہیں، حتی کہ اگر پورا رکن یا دو رکن ہوں، اگر کوئی شخص بھول گیا اور غافل رہا، یا پھر امام کو سنا ہی نہیں اور امام اس سے ایك یا دو رکن آگے بڑھ گیا، تو جس میں وہ پیچھے رہا اسے ادا کرے اور امام کی متابعت، لیکن اگر امام وہاں پہنچ جائے جہاں وہ ہے تو پھر وہ اسے ادا نہ کرے بلکہ امام کے ساتھ رہے، اور امام کی دو رکعتوں امام کی ایك وہ رکعت جس سے وہ پیچھے رہا اور دوسری وہ جس میں امام پہنچا ہوا ہے ایك رکعت صحیح ہو گی، اور وہ اپنی جگہ ہی ہے، اس کی مثال درج ذیل ہے:

ايك شخص امام كے ساتھ نماز ادا كر رہا ہے، اور امام نے ركوع كيا اور ركوع اٹھ كر سجدہ بھى كر ليا اور پھر دوسرا سجدہ بھى كيا، اور سجدہ سے اٹھ كر ركعت ميں كھڑا ہو گيا، ليكن مقتدى نے مثلا بجلى چلى جانے كے باعث تكبير دوسرى ركعت ميں سنى، اور فرض كريں كہ يہ نماز جمعہ كى نماز تھى اور وہ امام كى سورۃ فاتحہ سن رہا تھا، پھر بجلى منقطع ہو گئى اور امام نے پہلى ركعت مكمل كر لى، اور دوسرى كے ليے كھڑا ہو گيا اور مقتدى نے گمان كيا كہ اس نے پہلى ركعت ميں ركوع نہيں كيا، اور مقتدى نے سنا كہ امام سورۃ الغاشيۃ كى تلاوت كر رہا ہے " هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ " سورۃ الغاشيۃ (1).

تو ہم يہ كہينگے كہ: آپ امام كے ساتھ ہى رہيں، امام كى يہ دوسرى ركعت آپ كے ليے باقى مانندہ پہلى ركعت ہو گى، اور جب امام سلام پھيرے تو آپ دوسرى ركعت كى قضاء كر ليں.

اہل علم كا كہنا ہے كہ: اس سے مقتدى كے ليے امام كى دونوں ركعتوں ميں سے وہ ركعت ہو گى جو وہ نہيں پا سكا، كيونكہ اس نے پہلى اور دوسرى ميں امام كى متابعت كى ہے.

اور اگر اسے امام كا اس كى جگہ پر پہنچنے سے قبل علم ہو جائے تو وہ قضاء كے ساتھ امام كى متابعت كرے گا، اس كى مثال يہ ہے كہ:

ايك شخص امام كے ساتھ كھڑا تھا تو امام نے ركوع كيا اور مقتدى نے ركوع كى تكبير نہ سنى، اور جب امام نے سمع اللہ لمن حمدہ كہا تو مقتدى نے سن ليا، تو ہم كہينگے:

ركوع كرو اور ركوع سے اٹھ كر امام كى متابعت كرلو، تو آپ ركعت پالينگے؛ كيونكہ يہ پيچھے رہنا عذر كى بنا پر تھا.

دوسرى قسم:

عذر كے بغير پيچھے رہنا:

يا تو ركن ميں پيچھے رہے يا پھر ركن كے ساتھ پيچھے رہے.

ركن ميں پيچھے رہنے كا معنى يہ ہے كہ: وہ امام كى متابعت ميں پيچھے رہے ليكن وہ اس ركن ميں ہى امام كے ساتھ مل جائے مثلا: امام ركوع ميں چلا جائے اور آپ كى سورۃ كى ايك يا دو آيتيں باقى رہتى ہوں، اور آپ اسے مكمل كرنے لگيں، ليكن آپ نے امام كو ركوع ہى كى حالت ميں پاليا اور اسے كے ساتھ ركوع كر ليں، تو يہاں ركعت صحيح ہے.

ليكن يہ فعل سنت كے مخالف ہے؛ كيونكہ مشروع يہ ہے كہ جب امام ركوع ميں چلا جائے تو آپ ركوع شروع كرديں، اور اس سے پيچھے نہ رہيں؛ كيونكہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو "

اور رکن کے ساتھ پیچھے رہنے کا معنی یہ ہے کہ: امام آپ سے ایك رکن سبقت لے جائے، یعنی امام آپ کے رکوع کرنے سے قبل رکوع کر کے رکوع سے اٹھ جائے، تو فقہاء رحمہم اللہ تعالی کہتے ہیں:

جب آپ رکوع کے ساتھ پیچھے رہ جائیں اور اس کے رکوع سے اٹھ جانے تك رکوع نہ کر سکیں تو آپ کی نماز باطل ہے، جس طرح آپ رکوع کرنے میں امام سے سبقت لے جائیں، اور اگر آپ سجدہ میں پیچھے رہ جائیں تو فقہاء کے قول کے مطابق آپ کی نماز صحیح ہے؛ کیونکہ یہ رکوع کے علاوہ کسی اور رکن میں پیچھے رہنا ہے.

لیکن راجح قول یہ ہے کہ اگر بغیر کسی عذر کے رکن سے پیچھے رہ جائیں تواس کی نماز باطل ہے، چاہے وہ رکن رکوع ہو یا رکوع کے علاوہ کوئی اور رکن اس بنا پر؛ اگر امام نے پہلے سجدہ سے سر اٹھا لیا، اور مقتدی سجدہ میں دعائیں کرتا رہا حتی کہ امام نے دوسرا سجدہ کر لیا تو اس مقتدی کی نماز باطل ہے؛ کیونکہ وہ رکن کے ساتھ پیچھے رہا ہے، اور جب امام ایك رکن آگے نکل جائے تو پھر متابعت کہاں رہتی ہے ؟

تیسری حالت:

موافقت:

موافقت یا تو اقوال میں ہوتی ہے، اور یہ موافقت تکبیر تحریمہ اور سلام کے علاوہ کہیں بھی نقصان دہ نہیں.

تکبیر تحریمہ میں اس لیے کہ اگر آپ نے امام کے تکبیر مکمل کہنے سے قبل تکبیر کہی تو اصل میں آپ کی نماز شروع ہی نہیں ہو گی؛ کیونکہ امام کی تکبیر تحریمہ کے ختم ہونے کے بعد آپ کا تکبیر تحریمہ کہنا ضروری ہے.

اور سلام میں موافقت کے متعلق علماء کرام کہتے ہیں:

پہلی اور دوسری سلام امام کے ساتھ پھیرنی مکروہ ہے، لیکن اگر آپ نے امام کی پہلی سلام مکمل ہونے بعد پہلی سلام پھیری اور دوسری سلام کے بعد دوسری سلام تو اس میں کوئی حرج نہیں، لیکن افضل یہ ہے کہ امام کی دونوں طرف سلام کے بعد سلام پھیری جائے.

اور باقی اقوال میں امام کی موافقت کرنا، یا اس سے پہلے یا بعد میں کرنا کوئی اثرانداز نہیں ہوتا، فرض کریں اگر آپ سنیں کہ امام تشہد پڑھ رہا ہے، اور آپ اس کی تشہد پڑھنے سے سبقت لے گئے ہیں، تو یہ مضر نہیں کیونکہ تکبیر تحریمہ اور سلام کے علاوہ اقوال میں سبقت لے جانا کوئی موثر نہیں اور نہ ہی نقصان دہ ہے.

اور اسی طرح اگر آپ اس سے فاتحہ پڑھنے میں سبقت لے گئے مثلا آپ نے ظہر کی نماز میں " والا الضالین " پڑھ لیا،

اور امام ابھی " إياك نعبد وإياك نستعين " پڑھ رہا ہو، کیونکہ ظہر اور عصر کی نماز میں امام کے لیے بعض اوقات لوگوں کو سنانا مشروع ہے، جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے.

موافقت کی دوسری قسم:

افعال میں موافت کرنا، اور یہ مکروہ ہے.

موافقت کی مثال یہ ہے: جب امام رکوع کے لیے " اللہ اکبر " کہے اور وہ رکوع کے لیے جھکا تو آپ اور امام دونوں ایک ہی وقت میں رکوع کے لیے جھک گئے، تو یہ مکروہ ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

" جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو، اور تم اس وقت تک رکوع میں نہ جاؤ جب تک وہ رکوع میں نہ چلا جائے "

اور جب امام نے سجدہ کے لیے تکبیر کہی تو آپ نے سجدہ کیا اور آپ اور امام دونوں برابر زمین پر پہنچ گئے تو یہ بھی مکروہ ہے؛ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے سے منع کرتے ہوئے فرمایا:

" جب تک وہ سجدہ نہ کرے تم سجد مت کرو"

چوتھی قسم:

متابعت:

امام کی متابعت کرنا سنت ہے، اور اس کا معنی یہ ہے کہ: انسان نماز کے افعال میں امام کے فعل شروع کرنے کے فورا بعد بغیر موافقت کے فورا وہ فعل شروع کر دے.

مثلا جب امام رکوع کرے تو آپ بھی رکوع کریں، چاہے آپ نے مستحب قرآت (سورۃ فاتحہ کے علاوہ) مکمل نہ کی ہو اگرچہ ایک آیت باقی رہتی ہو کیونکہ قرآت مکمل کرنے سے پیچھے رہیں گے تو آپ مکمل نہ کریں، اور سجدہ میں جب امام سجدہ سے سر اٹھائے تو آپ بھی امام کی متابعت کریں، آپ کا امام کی متابعت کرنا سجدہ میں پڑھ کر دعا کرتے رہنے سے افضل ہے؛ کیونکہ آپ کی نماز امام کے ساتھ مرتبط ہے، اور اس وقت آپ کو امام کی متابعت اور پیروی کا حکم ہے. انتہی بتصرف

دیکھیں: الشرح الممتع (4 / 275).

مقتدی کو چاہیے کہ جب تک امام رکن میں چلا نہ جائے مقتدی اس وقت تک اس رکن کو شروع نہ کرے، لھذا وہ سجدہ کے لیے اس وقت تک مت جھکے جب تک امام اپنی پیشانی زمین پر نہ ٹکا لے.

براء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو ہم میں سے کوئی بھی سجدہ کے لیے اپنی پیٹھ اس وقت تك نہ جھکاتا جب تك نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں نہ چلے جاتے، اور پھر ان کے بعد ہم سجدہ میں جاتے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (690) صحیح مسلم حدیث نمبر (474).

واللہ اعلم .